کم ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں

ملک عبدالرشید عراقی سوہدرہ

اسلام ایک انسان میں کس قدر عظیم الشان انقلاب برپا کرتا' اوراللہ تعالیٰ کے لئے کام کرنے کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹیں دور کر دیتا ہے۔اس کی مثال ہمارے سامنے میاں نعیم الرحمان طاہر تھے۔ جو کہ 24اپریل 2011ء کواس دنیائے فانی سے دارالبقا کی طرف چلے گئے۔مرحوم میاں فضل حق سابق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث وصدر جامعہ سلفیہ کمیٹی کے دوسرے صاحبزادے تھے۔میاں فضل حق مرحوم کسی شخصیت تعارف کی محتاج نہیں۔آپ بہت زیادہ دین اسلام سے محبت کرنے والے متبع سنت' اوراللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے تھے۔میاں نعیم الرحمان طاہر بھی اپنے والد محترم کے نقش قدم پر تھے۔ بہت زیادہ شریف' ملنسار' پابند شریعت اسلامیہ اورغرباء ومساکین کی مالی مدد کرنے والے تھے۔اوراس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ بلکہ حقیقت ہے کہ نادار اور مساکین کو دیکھ کران کا دل بھر جاتا تھا۔اوران کی ہر ممکن اورضرورت سے زیادہ تعاون کرتے تھے۔

میاں نعیم الرحمان طاہر نہایت دردمند' مخلص' صلاح کار' اور گہری سوجھ بوجھ کے انسان تھے۔ اتنے بڑے صاحب ثروت ہونے کے باوجود مزاج میں رعونت نہیں تھی۔محبت' اخوت' اخلاق' شرافت' دوستی ' مروت' رواداری اورخوش مزاجی ان کے خاص اوصاف اور نمایاں جوہر تھے میاں نعیم الرحمٰن بڑے حساس اورشگفتہ مزاج اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ملنے والے سے بڑی خندہ پیشانی سے ملتے تھے ان کی گفتگو میں شگفتگی اورخوش طبعی نمایاں رہتی تھی اوراس وصف نے مرحوم کی شخصیت کو باغ و بہار بنادیا تھا۔

میاں نعیم الرحمان کی پوری زندگی خلوص' ایثار' وفا اور قربانی کی جیتی جاگتی تصویر تھی اس کا اعتراف تو آج بھی کرتے ہیں کہ

میاں نعیم الرحمان طاہر نے پوری زندگی اپنے قول وفعل سے کسی بڑے چھوٹے کی دل آزاری' گوارا نہیں فرمائی

میاں نعیم الرحمان طاہر اپنے والد محترم میاں فضل حق کے انتقال کے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی انتظامی کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے آپ نے جامعہ سلفیہ کی تعمیر وترقی کے لئے جو خدمات انجام دیں، وہ قدر کے قابل ہیں آپ نے جامعہ سلفیہ سے مالی تعاون بھی رکھا اور اس کو ترقی کی راہ میں گامزن کرنے کے لئے جو سعی وکوشش کی وہ ان شاء اللہ ان کی نجات کا ذریعہ ہوگی۔

میاں نعیم الرحمان طاہر کی دینی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا ان کا شمار مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سرکردہ رہنماؤں میں ہوتا تھا آپ سیاسی امور کے ناظم تھے سیاسیات حاضرہ سے پوری طرح باخبر تھے سیاسی لحاظ سے آپ کا نقطہ نظر وہی تھا جس کا اظہار شاعر مشرق علامہ اقبال نے اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

جلال بادشاہی ہو کہ جمہوری سیاست ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

میاں نعیم الرحمان نے یوں تو پوری زندگی مفید عام اور فلاحی ورفاہی کاموں میں صرف کی۔ اور بڑے مفید اور ٹھوس کارنامے آپ نے انجام دیئے لیکن میرے نزدیک ان کا عظیم کارنامہ جامعہ السلفیہ کی خدمت ہے۔ ان کی زندگی ان کے گوناگوں مشاغل سے معمور رہی۔ وہ صحیح معنوں میں اس شعر کے مصداق تھے۔

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
ملتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشان کبھی

وہ اب وہاں ہیں، جہاں ایک روز سب کو جانا ہے مگر جن لوگوں کو ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا وہ ان کی شرافت، مہمان نوازی، غرباء اور مساکین سے ہمدردی اور ہر قسم کا تعاون، اور ان کے فکری رجحانات کو یاد کر کے دل سے دعائیں کریں گے کہ ان کی زندگی کے روشن کارنامے ان کے لئے توشہ آخرت بنیں اور وہ بارگاہ ایزدی میں کہہ رہے ہوں گے

رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین

☆☆☆☆☆☆